اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۷ | مطبوعہ ۱۳۔ فروری ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک۔ عہ ۲

ازیادہ دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ ۲
ہ ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

تائب چور کو اُسکی دُعا کے جواب میں اپنے ساتھ بہشت میں ہونیکا وعدہ دینے کے بعد لوقا یوں لکھتا ہی کہ "چھٹویں گھڑی کے قریب تھا کہ ساری زمین پر اندھیرا چھا گیا اور نویں گھڑی تک رہا۔ اور سورج اندھیرا ہوگیا اور ہیکل کا پردہ بیچ سے پھٹ گیا اور یسوع نے بڑی آواز سے چلاکے کہا اے باپ تیرے ہاتھوں میں اپنی روح سونپتا ہوں اور یہہ کہکے جان دی" لوقا ۲۳-۴۴-۴۶ چنانچہ ایسی بالاستقلال اور بالایمان عجیب موت کے نظارے سے اُس صوبہ دار نے دلیر جو اسکام کے اہتمام کے لئے رومی حاکم کی طرف سے مامور تھا اسقدر تاثیر پیدا ہوئی کہ اُسنے باوجودیکہ بت پرست تھا بے ساختہ خدا کی ستایش کی اور کہا "بیشک یہہ آدمی راستکار تھا" لیکن اگر مصلوب کوئی غیر شخص ہوتا تو اُسکی موت نہایت خوف و ہراس ناامیدی و اضطراب کے ساتھ ہوتی۔ کیونکہ یہہ وقت ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کو اپنی گذشتہ زندگی پر خیال کرنے اور انجام کو سوچنے سے اُسکی دلی حالت (اُسکے کلام (اگر مرنے سے پہلے زبان بند نہ ہو جائے) اور صورت سے بخوبی ظاہر ہو جاتی ہی۔ کون منصف مزاج یہہ خیال کرسکتا ہی کہ کوئی فریبی و غدار آدمی جو بوقت نزع اپنے دل میں اپنی بے ایمانی و دغابازی کا قائل ہو دم واپسین یہہ کلمہ اپنی زبان پر لا سکتا ہی کہ "اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں" ایسا خیال کرنیکی جرأت بہ مجبوری گرفتاران پنجۂ شُبہ لُغو کو ہو تو ہو مگر دیندار شخص تو ایسے خیال نامعقول کو نعوذ باللہ ہرگز اپنے دل میں جگہہ نہ دیگا۔ پھر یہہ امر بھی نہایت تعجب انگیز ہی کہ ایک دغاباز آدمی کے مصلوب ہونے سے ہیکل کا پردہ پھٹ جائے زلزلے زمین لرزے چٹانیں تڑک جائیں اور مقدسوں کی قبریں کھل جائیں اور مردے سیکڑوں برس سے قبروں میں جو آرام میں ہوں نکلیں اور مقدس شہر میں بہتوں کو نظر آئیں یہ ماتمی و غم آلود عجیب و حیرت انگیز علامتیں تو صرف اُسی شخص کی موت کے وقت ظہور میں آسکتی تھیں جسکی نظیر دُنیا میں کسی تواریخ میں نہیں ملتی +

ریاض ہند ۷۔ جنوری میں کسی مسیلی بخش مدرس نے ایک مضمون بعنوان "بئیبل کا عدم الہامی ہونا بئیبل ہی سے ثابت ہی" تحریر کیا ہی اور نور افشاں کیطرف سے جواب نہ نکلنے پر راقم اپنی مایوسی ظاہر کرتا اور کہتا ہی کہ ایڈیٹر نور افشاں معقول اعتراضات کے جواب سے ہمیشہ ساکت رہتا ہی۔ چونکہ راقم مضمون کے نام سے ظاہر ہوتا کہ وہ محمدی ہی اسلئے مختصر جواب لکھنا اُسکے لئے بہتر ہوگا گو کہ ہر کس و ناکس کے بے سر و پا پُرانے اعتراضات کا جواب لکھنے میں تضیع اوقات کے سوا کچھہ متصور نہیں اور اسیوجہ سے نتھو رام کے ایک اعتراض کا جو اخبار مذکور میں چھپا تھا۔ جواب لکھنا مناسب نہ جانا کیونکہ راقم کوئی بُت پرست ہندو ہی جو کتب مقدسہ کے الہامی و من جانب اللہ ہونیکا اپنی قوم کے موافق منکر ہی مگر ایک محمدی شخص کا جسکا عقیدہ ایمانیہ امنت باللہ و کتبہ ہی بئیبل کو غیر الہامی ٹھہرانے کے لئے قلم اُٹھانا کسقدر تعجب اور افسوس کی بات معلوم ہوتی ہی۔ تمام

نہ صرف بائبل مدعیٔ الہام ہی بلکہ شک و لاعلمی کی حالت میں آپ کے پیشوا کو رفع شک کے لئے اُسکی طرف رجوع کیا گیا ہی جیسا کہ سورہ انبیا میں لکھا ہی وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیھم فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی ہمنے تجھ سے پہلے کسی کو نہیں بھیجا مگر اُن آدمیوں کو جنکی طرف ہمنے وحی کی پس اہل ذکر یعنی اہل کتاب سے پوچھو اگر تم اُسے نہیں جانتے۔ پھر سورہ یونس میں لکھا ہی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک یعنی اگر تو اُن چیزوں کے حق میں جو ہم نے تیرے لئے نازل کیں شک رکھتا ہی تو اُن لوگوں سے پوچھ جنہوں نے تجھ سے پہلے کتاب کو پڑھا ہی۔ پس فرمائیے وہ کونسی کتاب تھی جسکو لوگ محمد صاحب سے پہلے پڑھتے تھے؟ کیا وہ یہی بائبل نہ تھی جسکو غیر الہامی ٹھہرانیکی آپ جرأت کرتے ہیں۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا جب یہ روائتیں مسلمانوں میں مقبول و مشہور تھیں کہ موسیٰ کی توریت کئی اونٹوں پر لادی جاتی تھی یا انجیل آسمان پر اُٹھ گئی۔ اس زمانہ میں جب حد اعلیٰ درجہ تک پہنچ گیا ہی اور باطل خیالات علمی روشنی سے رفع ہوگئے ہیں اہل اسلام کے لئے کوئی تدبیر باقی نہیں رہی کہ وہ کتب مقدسہ کو جھٹلاویں اور غیر الہامی ٹھہراویں ہرچند زمانہ حال کے محمدی علما موجودہ کتب مقدسہ کی تفسیریں اپنی عقل کے موافق حسب مطلب خود بنانے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ سر سید احمد صاحب بالقابہ اور حکیم محمد حسن صاحب امروہی نے کیا ہی مگر وے اُن کتب کے غیر الہامی ہونے کو تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ آپنے کہا ہی یہہ سب وہم آپکو بائبل کی لاعلمی سے پیدا ہوا ہی جبتک کوئی شخص اپنی گناہ آلودہ حالت پر متفکر اور تدبیر نجات کا حقیقی متلاشی ہوکر بائبل کا مطالعہ نہ کرے اُسکے نزدیک بائبل ایسی ہی جیسا کہ آپ نے سمجھا ہی +

آریہ پتر کا لاہور ۲۸ جنوری میں جو انگریزی میں

دیانندیونکا ایک ہفتہ وار اخبار شائع ہوتا ہی کسی صاحب کی ایک چٹھی دیانندی مسئلہ نیوگ کی نسبت بکمال مدلل اعتراضات وسوالات دربارہ مسئلہ مذکور چھپی ہی۔ اور ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس شرمناک تعلیم کی حمائت وجواز میں ایک طول طویل ایڈیٹوریل سے دس گیارہ کالم بھرے ہیں ہم نے اس ایڈیٹوریل اور چٹھی مذکور کو بغور پڑھا اور جہانتک اُس چٹھی کے معقول اعتراضات اور دلایل پر خوض کیا اور اُن باتوں پر جو اُنکی تردید اور جواز مسئلہ مذکور پر ایڈیٹوریل میں لکھی گئیں تامل وغور کیا یہی مفہوم ہوا کہ حقیقت میں تعلیم نیوگ ایک ایسا گراں لقمہ ہی کہ دیانندی اب اسکو نہ اُگل سکتے اور نہ نگل سکتے ہیں۔ راقم چٹھی کے اس سوال پر کہ اگر نیوگ کی تعلیم کو دیانندی خود عمل میں لاکر اوروں کیواسطے نمونہ نہیں بنتے کیونکہ نمونہ تعلیم سے بہتر ہوجاتی نیوگ کا یہہ کہنا کہ اسپر عمل کرنے سے پہلے ضرور ہی کہ سوسائٹی اخلاقی عظمت کے مرتبہ تک پہنچے اور زمانہ اُن اوقات ماضیہ کے موافق ہو جائے جنمیں نیوگ رائج تھا جبتک یہہ نہ ہو تعلیم نیوگ جبراً رائج نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ برہمن جیسے برہمن نہیں رہے اور نہ چھتری چھتری ہیں اور نہ کائیتھ کائیتھ ہیں۔ اگر زمانہ کا ایسا حال آپ جانتے تھے تو ابھی تعلیم نیوگ کو راز سربستہ رکھنا مناسب تھا۔ قبل از وقت اسکو مشہور کرنے سے دیانندیوں کو بجز ندامت کچھ حاصل نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہی۔ ہاں اگر بجائے تحریر وتقریر کے وے اپنے لوگوں میں (کیونکہ دیانندی گروہ میں شامل ہونے سے تو وے سچے آریہ ہوگئے ہونگے) عملاً ہر ایک مقام میں نیوگ وغیرہ خود کرکے دکھلاویں تو بات بھی ہی۔ ورنہ اپنے کو اُن فریسیوں کا مصداق بناتے ہیں جنکے حق میں خداوند مسیح نے فرمایا کہ وے بھاری بوجھ جنکا اُٹھانا مشکل ہی باندھتے اور لوگوں کے کاندھوں پر رکھتے ہیں پر اُنہیں اپنی انگلی سے ہلانا نہیں چاہتے ہیں۔ متی ۲۳-۴ +

پل تواریخ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۶ جلد ۱۸)

ہو سویں صدی کو کیا نام دیں؟ ہم اسکو محراب جہا
کہینگے۔ یہہ ہمارے پل کی درمیانی محراب اور تاریک زمانہ
کا تاریک ترین حصہ ہی فی الحقیقت یہہ تاریکی تاریکی مصر کی
مانند درد انگیز تھی۔ شاید اس صدی میں تمام یورپ میں
ایک اہل حرفہ بھی لکھنے پڑھنے کے قابل نہ تھا۔ صرف
وامرا میں تھوڑے لوگ نوشت وخواند سے واقف
اور اگر سچ پوچھو تو اُنمیں بھی اکثر دونوں باتوں میں
تھے۔ جسقدر اس زمانہ میں جہالت بکثرت تھی۔ اُسیقدر
وسواس بکثرت تھے اور لوگ پوپری کی بطالتوں پر بدر
کمال اعتقاد رکھتے تھے۔ علم کا حصہ کسیقدر صرف سنک
پریسٹ لوگوں پر تھا لیکن وے اپنی بہترین خدمت علمی
اور اناجیل و مناجات کے قلمی نسخوں کے لکھنے میں ادا کرتے
تھے۔ جمہور عام ایک جہالت عمیق میں مبتلا ہوکر زیارت
تبرکات کے ثواب پر نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ اکثر لوگ
ولیوں کے مزاروں مثلاً لوریٹو* کی لیڈی اور سینٹ جیمز
کی درگاہ کو دور و دراز سفر کرکے جاتے تھے تاکہ اُنکی زیار
سے گناہوں کی معافی حاصل کریں۔ بعض لوگ زمین مقد
کو جاتے یا جھوٹ سے کہتے کہ ہم وہاں گئے تھے اور حاجی
کی لمبی پوشاک اور چمڑے کا کمربند اور ایک چپٹی ٹوپی جسمیں
ایک قسم کے سیپ سلے ہوتے تھے اور لمبی لاٹھی اپنے ہا
میں رکھتے تھے۔ یے زوار وحاجی زمین مقدس سے تبر
لوگوں کو زیارت کرنے کے لئے لاتے تھے۔ مثلاً فرضی
کی لکڑی کے ٹکڑے اور کیلیں یا کیلوں کے ٹکڑے وغیرہ
جب لوگ اِن پاک تبرکات کی زیارت کرتے تو اُنکے آگے
گھٹنوں کے بل جھک جاتے تھے۔ لوگوں نے صلیب کی

* یہہ اٹلی کا ایک شہر تھا جسمیں ایک مکان تھا جو مریم کے رہنے کا مکان تصور ہوتا تھا اور لوگ
خیال کرتے تھے کہ یہہ مکان ناصرہ سے منتقل ہوکر یہاں آگیا ہی +

لکڑی کے ٹکڑوں کے لئے سیروں سونا اور صلیب کی کیلوں کے لئے پسیریوں چاندی دینی شروع کی اور اسقدر خالق ہوئے کہ دو صدیوں کے عرصہ میں صلیب کی لکڑی یورپ میں اسقدر آئی کہ اوّل قسم کا ایک جنگی جہاز اُس سے بن سکتا اور صلیب کی کیلیں اور ٹکڑے اسقدر کہ اُس جہاز کے تمام آہنی کام کو مکتفی تھے۔ یہہ تبرکات کی تجارت ایک بڑی پُر نفع تجارت تھی۔ جسقدر طلب بڑھی اسیقدر تبرکات بکثرت موجود ہوتے گئے زوّار اور منک اور اُنکے گماشتوں نے اِس امر سے واقف ہوکر جلد اَور اَور قسم کے تبرکات ایجاد کئے۔ تبرک فروش سوّر یا بھیڑ کی ہڈیوں کے ٹکڑے قسم کھا کے بیچتے تھے کہ یہہ مقدّس پطرس کی انگشت شہادت یا مقدّس یوحنا کی چھنگلی اُنگلی یا مقدّس پولس کے پاؤں کے انگوٹھے یا مقدّس برتولما کی پسلی کی ہڈی ہے۔ کسی تبرک فروش کے پاس ایک ٹین کے بکس میں مقدّس یعقوب کے دانت بھرے ہوئے تھے اور وہ ہجوم عام کے روبرو اُنہیں کھڑکھڑاتا تو سُننے والے یہہ خیال کرکے کہ ہم نے یہہ نجات بخش آواز سنی وجد میں آکر گھٹنوں کے بل گر پڑتے اور صلیب کا نشان ماتھوں پر کھینچتے تھے۔ بعضوں کے پاس کنواری مریم کے بالوں کی کاکلیں اور اُسکے دودھ سے بھری ہوئی بوتلیں تھیں جنکو بھاری قیمت پر خریداروں پر بڑا احسان کرکے بیچتے تھے۔ گلاسٹن بری* کی خانقاہ میں مقدّس پولس کے پاؤں کے انگوٹھے کا ایک بیش بہا تبرک تھا جسکے طفیل سے وہاں کے منک کو بڑی معاش حاصل تھی ◆

* واقعہ انگلستان۔

مُراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

میرے اس مضمون کو مہربانی فرماکر درج اخبار فرمادیں۔

قرآن میں محمد صاحب مسیح کی موت اور اُسکے اپنی قدرت سے جی اُٹھنے کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ مریم میں یوں لکھا ہے۔ والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیّاً۔ ترجمہ* سلامتی ہے اوپر میرے جسدن پیدا ہوا میں اور جسدن مرونگا میں اور جسدن اُٹھونگا میں زندہ ہوکر۔ یہہ وہی بات ہے جو یوحنا کی انجیل کے ۱۰ باب ۱۷ و ۱۸ آیت میں مرقوم ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ میں اُسے پھر لوں میں اُسے آپ سے دیتا ہوں میرا اختیار ہے کہ اُسے دوں اور میرا اختیار ہے کہ اُسے پھیر لوں۔ معلوم ہوتا ہے اِس آیت کو محمد صاحب نے عیسائیوں سے سنکر اور عبارت تبدیل کرکے اور بسبب بے علمی کے نتیجہ سے بیخبر ہوکر قرآن میں لکھوائی اور پھر دوسری جگہہ مسیح کی موت کا انکار کیا ہے جیسا کہ سورہ النسا میں مرقوم ہے۔ وقولهم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وان الذین اختلفوا فیه لفی شک منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزاً حکیماً۔ ترجمہ۔ اور بسبب کہنے اُنکے کے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح عیسی بیٹے مریم کے کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اُسکو نہ سولی دی اُسکو اور لیکن شبہہ ڈالا گیا واسطے اُنکے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا اُنہوں نے بیچ اُسکے البتہ بیچ شک کے ہیں اُس سے نہیں واسطے اُنکے ساتھ اُسکے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اسکو بیقین بلکہ اُٹھا لیا اُسکو اللہ نے طرف اپنی اور اللہ ہے غالب حکمت والا۔ اِس آیت کی مولانا عبدالقادر صاحب یوں تشریح کرتے ہیں کہ یہود کہتے ہیں کہ ہمنے مارا عیسیٰ او مسیح اور رسول خدا نہیں کہتے یہہ اللہ نے اُنکی خطا فرمائی اور فرمایا کہ اسکو ہرگز نہیں مارا حق تعالیٰ نے اُنکی ایک صورت بنادی اس صورت کو سولی پر چڑہا دیا۔ اے ناظرین اب ملاحظہ فرمادیں کہ ایک جگہہ تو مسیح کی موت کا اقرار ہے اور دوسری جگہہ انکار۔ لیکن اِس اختلاف کے رفع کرنیکے لئے محمدی عالم اپنی من گھڑت یوں تشریح کرتے ہیں کہ مسیح چوتھے آسمان سے جب دجال کو مارنے کے لئے آوینگے تو مرینگے اور مدینہ میں مدفون ہوکر قیامت کو پھر زندہ ہونگے۔ اے محمدی صاحبان ایسی من گھڑت باتوں کا کوئی ثبوت بھی ہے؟ کیا قرآن سے اسبات کا ثبوت دے سکتے ہو؟ نہیں میرے عزیزو قرآن میں یہہ کہیں نہیں لکھا کہ مسیح آسمان سے آکر مرینگے اور پھر قیامت کو زندہ کئے جائینگے اب میرے محمدی بھائیوں کو دو باتوں پر غور کرنا لازم ہے۔ اوّل یہہ کہ اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا اور حق تعالیٰ نے اُسکی ایک صورت اُنکو بنادی تو خدا نے فریب کیا گویا خدا فریب دہندہ ٹھہرا جیسا کہ سورہ آل عمران میں لکھا ہے ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین۔ ترجمہ۔ اور مکر کیا اُنہوں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ ہے بہتر مکر کرنیوالا۔ مولانا عبدالقادر صاحب اس آیت کی تشریح اسطرح کرتے ہیں کہ یہود کے عالموں نے اُسوقت کے بادشاہ کو بہکایا کہ یہہ شخص توریت کے حکم سے خلاف بتاتا ہے اُسنے لوگ بھیجے حضرت عیسیٰ کے یار سرک گئے اِس شتابی میں حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا اور ایک صورت اُنکی بنادی اُسکو پکڑ لائے پھر سولی پر چڑہایا اے میرے محمدی بھائیو ذرا انصاف سے تعصب کو دور کرکے غور کرو کیا یہہ فریب نہیں ہے۔ کیا تمہارے خدا میں اتنی توفیق نہ تھی کہ گرفتار کنندگان مسیح کے دلوں کو تبدیل کرتا جیسا کہ مسیحیوں کے خدا نے پولوس کے ارادوں کو اور سنحریب بادشاہ کے ارادوں کو تبدیل کیا۔ لیکن معلوم ہوا کہ اُنکا خدا مجبور تھا کہ سوائے فریب کے حضرت عیسیٰ کو بچا نہیں سکتا تھا۔ پس ایسا خدا خدا ہو نہیں سکتا اور نہ اُسکا کلام کلام خدا ہو سکتا ہے۔ دوم یہہ کہ اگر بموجب آیت پہلی کے مسیح کی موت اور اُسکے جی اُٹھنے کا اقرار کرو تو قرآن میں بڑا بھاری اختلاف ہوگا کیونکہ ایک جگہہ تو مسیح کی موت کا اقرار اور دوسری جگہہ انکار پھر جس کتاب میں ایسے اختلاف ہوں وہ کتاب کسی صورت میں الہامی ہو نہیں سکتی۔ پس ہر دو طرح قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوسکتا ہے ◆ راقم بوٹا سنگھ سیکرٹری آریہ سماج روڑکی

* یہہ ترجمہ مولانا رفیع الدین صاحب دہلوی کا ہے ◆

میڈ لگا سکر کا بیان

جزیرہ میڈ لگا سکر دنیا کے تمام جزیروں میں سوا اسٹریلیا کے جواب ویپ گنا جاتا ہی تیسرے درجے پر ہی۔ بورنیو۔ پپوا (نیو گنی) صرف وسعت میں اِس سے زیادہ ہیں۔ اسکی لمبائی ۹۷۵ میل ہی اور چوڑائی ۲۵۰ میل سے ۳۵۰ میل تک ہی۔ اسکا محیط ۲۳۰۰۰۰ مربع میل ہی۔ یہہ بحر ہند میں واقع ہی۔ اور تمام جزیرہ جنوبی خط سرطان اور جدی میں ہی اور مشرقی کنارے پر رود بار مذمبیک سے جدا ہی جسکی چوڑائی ۲۲۰ سے ۵۴۰ میل تک ہی +

اِس ٹاپو کے شمال اور شمال مغربی اطراف میں کئی ایک جزایر ہیں جنمیں ہلی خلی قومیں آباد ہیں یعنی افریقن۔ میلاگیسی اور عرب اور مشرق اور شمال مشرق کیطرف ماریشیس کے دو جزیرے ہیں ایک تو انگلش کالونی اور دوسرا ریونین یا باربون جو اہل فرنچ کے متعلق ہیں شمال مشرق اور شمال مغرب کیطرف نہایت عمدہ بندرگاہیں ہیں اور چند ایک مشرقی کنارے پر بھی ہیں۔ لیکن موخرالذکر میں جنوب مشرقی آندھیوں وغیرہ کا کچھ بچاؤ نہیں +

اِس جزیرے میں (۱) گھاٹیاں ہیں جو کنارے سے ۲۵ یا ۵۰ میل تک پھیلی ہوئی ہیں جو عموماً ریتلی ودلدلی اور ہموار ہیں جنمیں سخت گرمی پڑتی ہی اور اکثر وہاں بیماری رہتی ہی (۲) پہاڑیوں کے دامن میں جنگل کا ایک سلسلہ ہی نیچی جگہوں سے ۴۰۰ سے ۲۰۰۰ میل تک اٹھتا ہی اور چوڑائی میں ۲۰ سے ۴۰ میل تک ہی۔ مغربی گھاٹی کیطرف چوڑا ہی اور جزیرے کی جنوبی حصے کیطرف ایک نیچا اور ریتلے دار بیابان ہی جسمیں لاوا کی کیاریاں کثرت سے ہیں۔ جنگل خوب سرسبز ہی اور اسمیں قیمتی لکڑی بھی ہی اور بہت ایسے درخت ہیں جو خاص اُسی جگہہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے بہت سے حصے خصوصاً وسطی اور شمالی لیانا نس یا چڑھنے والے پودوں کے گھنے اور بے گذر جنگلوں سے جو درختوں کی ٹہنیوں سے ملے جلے بڑھتے اور پھیلتے ہیں بہت گنجان نظر آتے ہیں۔ یہہ جنگلی ملک گرم ملکوں کے جنگلوں کیطرح پر غدارنا صحت بخش ہی۔ لیکن وہاں کے باشندوں کیواسطے موافق طبیعت ہی۔ اُسکی آب وہوا کنارے کی آب وہوا کی نسبت کم مضر ہی۔ مقیاس الحرارت ۱۰۰ درجے تک پہنچتا ہی لیکن ۵۴ درجے سے کبھی نیچے نہیں اُترتا (۳) اونچی زمین ہی جو اِس جزیرے کی گویا ریڑھ ہی جسپر قدیم زمانوں میں آتش فشاں پہاڑ سے جو خرابیاں ہوئی تھیں اُنکے نشان موجود ہیں۔ آدھی وہ جن کے قریب ایسی چوٹیاں ہیں جنکی اونچائی سمندر کی سطح سے ۶۰۰۰ سے ۸۲۰۰ فیٹ تک ہی۔ انمیں سے کئی ایک سے آگ اور لاوا نکلنا بند ہو گیا ہی۔ اور اُنکے سطح ہموار میں اِس ملک کی پہاڑیاں گھاٹیاں اور اونچی زمین صحت بخش ہیں۔ اور آب وہوا خوش نما ہی اور پارہ ۴۰ درجے سے ۸۵ درجے تک چڑھتا ہی۔ اِن مقاموں کا نظارہ بڑا دلکش اور زمین بہت زرخیز ہی۔ یہاں دو موسمیں ہوتی ہیں۔ موسم برسات اور خشک موسم۔ موسم برسات میں تو برابر بارش ہوتی رہتی ہی لیکن خشک موسم میں جبکہ بارش نہیں ہوتی آسمان بالکل صاف ہوتا ہی لیکن پہاڑی کی دھاریں اور جھیلیں خشکی کو تر کرتی ہیں اور فصل اچھی ہوتی ہی اور نیز ریتلے میدانوں میں جہاں کہ اُنکے ذریعہ آبپاشی آسانی سے کیجاتی ہی بڑی پیداوار کرتی ہی آبشارہ بہ نسبت مغربی کنارے کے مشرقی کنارے سے نزدیک ہی اور وہ نالے جو پہاڑوں کی مشرقی گھاٹیوں سے نکلتے ہیں صرف پہاڑی نالے ہیں جو چھ یا دس میل سے زیادہ دور تک نہیں جاتے لیکن وہ جو رود بار مذمبیک میں گرتے ہیں اور مغربی گھاٹیوں سے نکلتے ہیں زیادہ لمبے ہیں اور بعض اُنمیں سے پیچ در پیچ ہو کر بہتے ہیں اور لمبائی میں ۸۰ سے ۱۰۰ میل تک بہتے ہیں +

میڈ لگا سکر میں بہت قیمتی دھاتیں دستیاب ہوتی ہیں سونا۔ چاندی۔ سکہ۔ تانبا۔ جست اور لوہا عمدہ قسم کا یہاں سے ملتا ہی اور شورا اور پلمبگو اور دوسری دھاتیں کثرت سے ملتی ہیں۔ کوئیلے کی کانیں اور الماس بھی دستیاب ہوتے ہیں مگر چونکہ ان سب پر قبضہ سرکار کا ہی اسلئے وہاں کچھہ بہت کام نہیں ہوتا۔ یہاں بہت درندے پائے نہیں جاتے۔ چوپائے انواع واقسام کے ہیں پرندے رنگا رنگ کے پائے جاتے ہیں۔ اسکے کناروں پر بے شمار قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں خوب صورت پھول اور پھل بھی کم نہیں ہوتے۔ بہت قسم کی قیمتی لکڑی یہاں کے جنگلوں سے ملتی ہی۔ اور بعض کی سوداگری بھی ہوتی ہی + (باقی آیندہ)

پنجابی انجیل

ناظرین جانتے ہیں کہ اصل زبان انجیل کی یونانی ہی۔ جو الہام سے لکھی گئی۔ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جسنے انجیل کی برابری حاصل کی ہو۔ دنیا کی عجیب غریب زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوا۔ اور ہوتا جاتا ہی۔ سوائے یونانی کے اور جسقدر زبانوں میں انجیل ہی۔ اُنکو ہم کلام خدا کا ترجمہ کہتے ہیں۔ یہہ حجت جو بعض محمدی کیا کرتے ہیں۔ کہ انجیل ہمیشہ بدلتی رہتی ہی۔ وہ جانتے نہیں کہ انجیل کہتے کسکو ہیں۔ ترجمہ انجیل کا مضمون وصحیح ہیں۔ مگر ترجمہ کے الفاظ الہامی نہیں۔ یہہ تو صرف اُن لوگوں کے واسطے ہیں جو اصل زبان یونانی سے ناواقف ہیں۔ کیونکہ ایک مُردہ زبان پر حاوی ہونا ہر ایک بشر سے ناممکن ہی۔ لیکن خدا کی مرضی کو جاننا ہر ایک آدمی پر فرض ہی۔ اور وہ عالم وجاہل کیواسطے اپنی ہی زبان میں برابر ممکن ہی۔ بعض زبانیں اسقدر وسیع ہیں کہ ہر ایک ملک وزبان وکتاب کا مضمون بآسانی اُنمیں آسکتا ہی۔ مگر بعض زبانوں کا میدان اسقدر تنگ ہی کہ اُنمیں انجیل جیسی کتاب کا ترجمہ کرنا سخت دشوار ہی۔ بڑی بھاری مشکل جو اُنکے ترجمہ میں پڑتی ہی وہ الفاظ کا نہ ملنا بلکہ نہ ہونا ہی۔ ایسی محدود زبانوں میں سے ایک پنجابی ہی۔ یہہ ہماری مادری زبان ہی۔ ایسی محدود تنگ اور مختصر زبان ہی۔ کہ علم تو بھلا اسمیں کہاں پوری زبان بھی نہیں ہی۔ جہانتک ہم نے تحقیق کی ہی۔ اسمیں ۳۰۰

سے زیادہ الفاظ نہیں - ضرورت کیواسطے سب غیر زبانوں سے اُدھار لئے جاتے ہیں - عموماً عربی فارسی ہندی وغیرہ کے الفاظ پائے جاتے ہیں - اگر اِن زبانوں کے الفاظ نکال دئے جائیں - تو نہایت مشکل سے مذکورہ تعداد پوری ہوسکیگی - یہہ کیا عجیب بات نہیں کہ خدا کے واسطے بھی اِس پاک زبان میں کوئی لفظ نہیں - دعا - نماز - توبہ - کفارہ - اور اسکے متعلق ایسے الفاظ ندارد - جب یہہ صورت ہو - تو ہم بھلا انجیل جیسی کتاب کا کیونکر ترجمہ ممکن ہوسکتا ہے - جسمیں ایسی باتیں عام ہوں - سوائے غیر زبانوں کے گذارہ ناممکن ہے - یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پنجابی زبان صرف دنیاداری اور مختصر جسمانی ضروریات کے واسطے ہے - اسمیں الٰہیات کا ذکر تک بھی نہیں کسی اندھیرے زمانہ کی بولی ہے - اور بولی بھی ایسی اُجڈ کہ غیر ملک کا آدمی اسکا لہجہ اور الفاظ کی صحت ادا ہی نہیں کرسکتا *

بزرگ پادری نیوٹن صاحب نے کل انجیل کا ترجمہ پنجابی زبان میں کیا ہوا ہے - جو کہ پنجابی کیرکٹر میں چھپی ہوئی ہے - مگر ہم اُسکو پنجابی نہیں کہہ سکتے - کیونکہ اُسمیں ہندی بھاشا کے الفاظ اسقدر بھرے ہیں - کہ سوائے ہندی دان کے اُسکو کوئی پنجابی سمجھ نہیں سکتا - اسکو لودیانہ کے علاقہ کے سکھ ہی سمجھ سکتے ہیں - وہ بھی سب نہیں - لیکن مسلمان اور دوسرے پنجابی اسکو کچھ نہیں سمجھ سکتے - اُسکو ہم ہندی پنجابی کہتے ہیں - ایک مصیبت اِس زبان کی اَور بھی ہے - کہ ۱۲ کوس پر زبان میں فرق پڑجاتا ہے - یہہ تو دور کی مسافت ہے - ظفروال ضلع سیالکوٹ میں عجیب حالت ہے - ظفروال کے جنوبی محلّہ کے لوگ خالص پنجابی بولتے ہیں - مگر شمالی محلہ والے ڈوگرہ ملی پنجابی بولتے ہیں - اِن اور ایسی مشکلات کی وجہ سے کسی کتاب کو خالص پنجابی میں ترجمہ کرنا سخت دشوار ہے - جسطرح دیگر زبانوں میں بعض الفاظ خاص خاص شہروں کے الگ الگ ہوتے ہیں - وہی صورت پنجابی میں بھی ہے - مثلاً خاص شہر لودیانہ میں گلہری کو کاٹو بولتے ہیں - اور عام پنجابی لفظ گالڑ ہے - ہمارے شہر نارووال میں نرالے کیواسطے لفظ اکلوتّا ہے - مگر عام پنجابی اکلّے یا اک پاسے ہے - وغیرہ وغیرہ *

چونکہ ضلع سیالکوٹ میں پنجابی کلیسیا ترقی پر ہے - اسلئے ضرورت سمجھکر سنہ ۱۸۸۵ء میں یوپی مشن سیالکوٹ نے متی و مرقس کی انجیل اِس علاقہ کی پنجابی زبان میں چھپوائی جسکا ترجمہ راقم نے اُردو انجیل سے کیا تھا - مگر اُس ترجمہ میں کئی ایک قباحتیں رہیں - اول تو یہی کہ یونانی سے ترجمہ نہ ہوا دویم یہہ کہ کسی کمیٹی نے اسکو نہ دیکھا - سویم یہہ کہ ہندوستانی الفاظ بہت بھرتی ہوئے - یہہ دونوں انجیلیں فارسی حروف میں چھپی تھیں - کیونکہ اس علاقہ کے لوگ گرمکھی حروف سے ناآشنا ہیں - مگر بعض عالموں اور مشنریوں نے اُسوقت اُسپر ہنسی کی اور اُسکو محض فضول کام سمجھا - اب جو ضرورت لاحق ہوئی - اور چرچ مشنری سوسائیٹی کا کام غریب پنجابی لوگوں میں پھیلا - تو اُنکو بھی وہی کام کرنا ضروری معلوم ہوا - اور اِس مشکل کام کا بیڑہ پادری بیٹمن صاحب نے اُٹھایا - سچ پوچھو تو اِس علاقہ میں سچی دین کو عام دعوت میں پیش کرنیوالے سیالکوٹ کے یوپی مشنری ہیں - اب آہستہ آہستہ اَوروں نے بھی ہمیں حصّہ لیا ہے - اور سبھوں پر خدا کا فضل معلوم ہوتا ہے *

اسوقت تک پادری بیٹمن صاحب نے دو انجیلوں کا ترجمہ کرلیا ہے - جسکو بائبل سوسائیٹی کی کمیٹی نے منظور بھی کرلیا ہے - لوکا اور یوحنا کی انجیل ترجمہ ہوچکی - بلکہ یوحنا کی انجیل فارسی حروف میں چھپ بھی چکی - لاہور ریلیجس بک ڈپو میں فقط ۲ پائی قیمت پر بک رہی ہے - پادری بیٹمن صاحب والے ترجمہ میں بڑی بھاری خوبی یہہ ہے کہ اصل زبان یونانی سے ترجمہ ہوا ہے - جسکے ذریعہ بعض اُردو ترجمہ کی غلطیاں بھی معلوم ہوتی ہیں - یہہ ترجمہ متی و مرقس کی نسبت بدرجہا بہتر ہے - پھر کیوں نہ ہو جبکہ اصل زبان سے ترجمہ ہو - اگرچہ اِس انجیل کی بولی دوابہ رچنا کی بولی کہلاتی ہے - تاہم خاص خاص شہری لفظوں سے پرہیز کیا گیا ہے - یا تو عام ٹھیٹھ پنجابی الفاظ برتے گئے ہیں یا جو لفظ نہیں مل سکے اُنکے بجائے عام فہم ہندوستانی لفظ استعمال کئے گئے ہیں - اسکو ہم نہ صرف رچنا کی بولی کہہ سکتے ہیں مگر یہہ کہ راولپنڈی سے لیکر انبالہ تک پنجابی نژاد انسان اسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے - مثال کے طور پر یہاں دو آئتیں لکھتا ہوں *

یسوع نے جواب دیکے اُنہوں کہیا - اِس پانیوں جیہڑا پیوی پھیر تہائیا ہوئیگا - پر جیہڑا کوئی اُس پانیوں پئے جیہڑا میں اُہنوں دیانگا - اُہدے اندر پانی دا چشمہ بن جائیگا جو سدا دی زندگی تیکر اُچھلدا رہیگا - یوحنا ۱۴ و ۱۴

مسیحی بھائیو کیا یہہ عام فہم پنجابی ہے یا نہیں - ہم اُمید کرتے ہیں کہ چرچ مشنری سوسائٹی اِس سلسلہ کو جاری رکھیگی جبتک کہ تمام انجیل اِس زبان میں ترجمہ کرے - مگر اسوقت اسکو بریلی کی فکر پڑ رہی ہے - کہ وہ بھی کسی طرح پنجابی میں ہوجاوے - خدا چاہے تو یہہ اور دو اعلی انجیل کا کام آہستہ آہستہ ہوتے جائینگے - خدا برکت دے *

اب اِن ترجموں میں بعض کے واسطے وقت ہے تو یہہ ہے کہ وہ انکو پنجابی لہجہ کے ساتھ پڑھ نہیں سکتے - اور نہ لفظی صحت کو ادا کرسکتے ہیں - مثلاً لفظ آتّ کیواسطے پنجابی رتّن ہے - اُسکو پنجابی رتّنر بولینگے - چونکہ یہہ آواز ہندوستانی میں ہی نہیں اور نہ حرف ڑ اتراں ہندوستانی یا فارسی ابجد میں ہے - اسی واسطے دقّت ہے - مگر استعمال کرتے کرتے ٹھیک ہوجائیگا - مگر خالص پنجابی اسکو نہایت آسانی اور عمدگی سے پڑھ سکتے ہیں - لوقا کی انجیل بھی چھپنے کیواسطے قریباً تیار ہے *

نارووال ۲۷ جنوری ۱۸۹۰ء

بندہ
واعظ

بجواب

خط محمد یعقوب علی متعلم لودھانہ ہائی سکول لودیانہ

نور افشاں کے کسی گذشتہ اشو میں کسی محمدی کی

طرف سے ایک سوال خدا کی وحدانیت اور نجات کے بارے میں شایع ہوا تھا۔ بجواب اسکے بندہ نے نور افشاں میں لکھا تھا کہ مستفسر کی وحدانیت سے کیا مراد ہے۔ اور ایک بھائی نے رُوڑکی سے محمدی مذکور کا جواب بھی ۲۳ جنوری کے پرچہ میں شایع کروا دیا +

کل ایک مذکورہ عنوان صاحب کیطرف سے بندہ کو ملا ہے کہ اُس سوال کے مستفسر کوئی یعقوب علی صاحب ہیں۔ اس خط میں اُنہوں نے عجیب نامہذبانہ طرز اختیار کی ہے جسکی وجہ سے ہماری طرف سے اُنکو یہہ جواب ہے کہ

اینست جوابش کہ جوابش ندہی

نسبر اتنا کافی ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہہ خط ایڈیٹر نور افشاں کے پیش کیا تھا۔ مگر "نور افشاں کے ایڈیٹر نے بغرض تعصب اور عناد واپس دیدیا" اس خوبی پر جواب کی تحریر کیوں نہ درج کیجاتی۔ اگر آپ شایستہ طریقہ برتتے تو کیا بے مراد رہتے۔ میری طرف آپ نے یہہ فقرات تحریر فرمائے ہیں +

"گویا آپ بالکل ناواقف ہیں۔ اجی حضرت آپ تو خاصے لکھے پڑھے ہیں۔ جاہل سے جاہل عیسائی جانتا ہے حیلہ بہانہ نہ کیجئے۔ ہم سے دریافت کرنا تو آپکی کمال بُھلی کا باعث ہے" +

جناب بندہ۔ اسطرح ہم سے جواب کی اُمید نہ رکھئے۔ آپ شائستگی سے واحدانیت کا بیان کرکے ایڈیٹر نور افشاں کے پاس بھیجیں۔ اور وہ اُسکو اخبار میں شایع کرینگے۔ پھر ہمارا جواب سب کے واسطے اخبار میں شایع ہوگا۔ اور جو بیان اور مثالیں آپ نے خط میں لکھی ہیں۔ وہ واحدانیت یا واحد یا توحید کی تعریف نہیں۔ بلکہ اُس سے صرف یہی پایا جاتا ہے کہ محمدی اُسی واحدانیت کے قایل ہیں۔ جو ابراہام مانتا تھا میں نے یہہ تو نہ پوچھا تھا۔ میرا مطلب اگر آپ سمجھے نہیں تو اب عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ آپ واحد کی تعریف کریں پھر اُس تعریف میں خدا کیسا واحد ہے۔ اور یہہ کہ نجات کے ساتھہ وحدانیت کا کیا علاقہ ہے۔ آپ سوچ سمجھکر شائستگی سے جواب دیں۔ تو اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب نور افشاں ضرور شایع کرینگے۔ میں بھی آپ کی سفارش کرتا ہوں۔ پرائیویٹ خطوط میں میں ایسی بحث کو جاری رکھنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ مجھے اسقدر رفرصت نہیں + والسلام

نارووال۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء　{ نیازمند بندہ واعظ

عجیب و غریب پیشین گوئی

محمد صاحب بانی اسلام کی نسبت جو پوری ہو چکی جو نبی اللہ دانئیل کی معرفت ہوئی تھی

اور کلام الٰہی میں موجود ہے

قریب ۱۲ سو برس

قبل از محمد

اکثر محمدی بڑی جد و جہد اور سعی و کوشش سے بائبل میں محمد صاحب کی بابت پیشین گوئیاں تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب نہیں پاتے تو فوراً کہنے لگتے ہیں کہ بائبل موجودہ تحریف ہو گئی اور عیسائی علما نے اسکو بدل ڈالا۔ اور اکثر محمدی بائبل کے بعض بعض اشاروں اور کنایوں کو جنکا مطلب کچھہ اور ہی ہے محمد صاحب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً فارقلیط جو روح القدس سے مراد ہے اور اس جہان کا سردار جو شیطان سے مراد ہے وغیرہ وغیرہ محمد صاحب پر لگاتے ہیں اور بعض اور مقامات بھی دکھلا کر کہتے ہیں کہ انمیں محمد صاحب سے اشارہ ہے۔ اور اکثر محمدی وعظ کے وقت پوچھا کرتے ہیں کہ کیا بائبل میں محمد صاحب کی بابت کوئی پیشین گوئی پائی نہیں جاتی اور جب جواب ملتا ہے کہ نہیں ایک بھی نہیں کیونکہ وہ کوئی نبی نہ تھے تو محمدی بلا دلیل فوراً کہہ دیتے ہیں کہ بائبل میں تحریف ہو گئی اور وہ پیشین گوئیاں جو محمد صاحب کے بارے میں تھیں ضرور نکال ڈالی گئیں۔ اے ناظرین محمد کو آپ پیشین گوئیاں ڈھونڈتے ہو میں آپکو ایک پیشین گوئی آج دکھلاتا ہوں جو دانئیل نبی کے صحیفے میں مندرج ہے اور بڑی عجیب و غریب ہے جو صاف وصریح محمد صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ ناظرین صحیفہ دانئیل نبی ۸ باب کے شروع سے آخر تک بغور مطالعہ کریں اور خاصکر اُس باب کی ۹ سے ۱۲۔ اور ۲۳ سے ۲۶ تک بخوبی غور و فکر سے پڑھیں اور ملاحظہ فرمادیں کہ یہہ پیشین گوئی محمد صاحب پر حقیقتاً صادق ٹھہرتی ہے یا نہیں۔ لیکن اس پیشین گوئی سے محمد صاحب نبی اور نہ رسول ثابت نہیں ہوتے ہیں۔ مگر ایک تند چہرہ اور ہوشیار بادشاہ جو وہ حقیقت میں تھے +

پیشین گوئی جو نبی پر رویا میں ظاہر ہوئی

پیشین گوئی مندرجہ ذیل خدا نے اپنے بندے دانئیل کی معرفت ظاہر کی جو قبل از وقوع قلمبند ہو کر وقت معین پر حرف بحرف پوری ہو گئی وہ پیشین گوئی یہہ تھی۔ کہ "بلشضر کی سلطنت کے تیسرے سال میں مجھے ہاں مجھ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اُسکے جو شروع میں مجھے نظر آیا تھا اور میں نے رویا میں دیکھا ایسا معلوم ہوا کہ میں سوسن میں قصر میں تھا جو صوبہ علام میں ہے پھر میں نے رویا میں دیکھا کہ میں اولائی ندی کے کنارے پر ہوں تب میں نے آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور دو سینگ اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے سے پیچھے اُٹھا۔ میں نے اس مینڈھے کو دیکھا کہ پچھم اور اُتر اور دکھن طرف سینگ مارتا تھا یہانتک کہ کوئی جانور اُسکے سامنے کھڑا نہ ہو سکا اور نہ کوئی اُسکے ہاتھ سے چھڑا سکا۔ پر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا اور وہ بڑا ہو گیا اور میں اس سوچ میں تھا کہ دیکھو ایک بکرا پچھم کیطرف سے تمام روے زمین پر آیا۔ بلکہ زمین کو بھی نہ چھوا اور اُس بکرے کی دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ ایک عجیب طرح کا سینگ تھا اور وہ اُس دو سینگ والے مینڈھے کے پاس جسے میں نے ندی کے سامنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر میں اُسپر

گیا اور میں نے اُسے دیکھا کہ مینڈھے کے قریب پہنچا اور اُسکا غضب اسپر بھڑکا اور مینڈھے کو مارا اور اُسکے دونوں سینگ توڑ دیئے اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اُسکا سامنا کرے سو اُسنے اُسے زمین پر پٹک دیا اور اُسے کندھیلا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اُسکے ہاتھ سے چھڑا سکے اور وہ بکرا نہایت بزرگ ہوا اور جب وہ پر زور ہوا تب اُسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اُسکی جگہ چار نامور سینگ آسمان کی چاروں ہواؤں کیطرف نکلے۔ اور انمیں سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب اور دلپسند سر زمین کیطرف بے نہایت بڑھ گیا اور وہ آسمان کے لشکر تک بھی بڑھا اور اُس لشکر میں سے اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دیا اور اُنہیں لتاڑا ہاں اُسنے اُس لشکر کے شہزادے تک اپنے کو بلند کیا اور اُس سے دایمی قربانی اُٹھائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا اور اُسنے سچائی کو زمین پر گرا دیا اور وہ عمل کرتا اور کامیاب ہوتا رہا + (باقی آئندہ)

واقعات اور رائیں

آگرہ

میڈیکل مشنری ٹرننگ انسٹی ٹیوٹ

پرنسپل

روز نذکالن ایس والنٹین صاحب ایل ایل ڈی ایف آر جی ایس آر آئی یہ انسٹی ٹیوشن ایڈنبرا کی میڈیکل مشنری سوسائٹی سے متعلق ہو اسکی بنیاد دسمبر ۱۹۰۱ء میں بمقام آگرہ قایم کی گئی جسکا مقصد عظمیٰ ہندوستانی مسیحی نوجوانوں کو الٰہی صداقت کی باقاعدہ تعلیم دیکر اُنہیں عمدہ میڈیکل مشنری کے کام کے لئے تیار کرنا ہو تاکہ وے بیماروں کو چنگا کریں اور انجیل کی خوشخبری سُنادیں۔ طالب العلم آگرہ کے گورنمنٹ کالج سے ڈپلوما حاصل کرتے اور علم ڈاکٹری کی تعلیم پاتے ہیں میعاد خواندگی کتب طبی چار سال میں ختم ہوتی ہو۔ چند میڈیکل مشنری جنہوں نے اِس کالج میں تعلیم حاصل کی ہو اب بالائی ہندوستان میں مختلف مشنری سوسائٹیوں کے متعلق کام کرتے ہیں۔ فی الحال اِس کالج میں مفصلہ ذیل سوسائٹیوں کیطرف سے طالب علم موجود ہیں :-

۱- چرچ آف سکاٹ لنڈ مشنری سوسائٹی۔
۲- یونیٹڈ پرسبٹیرین چرچ آف سکاٹ لنڈ۔
۳- چرچ مشنری سوسائٹی۔
۴- لنڈن مشنری سوسائٹی۔
۵- بپٹسٹ مشنری سوسائٹی۔
۶- امریکن پرسبٹیرین مشنری سوسائٹی۔
۷- امریکن اپسکوپل میتھوڈسٹ سوسائٹی۔
۸- برلن مشنری سوسائٹی۔

ہمنے انسٹی ٹیوٹ موصوفہ کو دو مرتبہ بچشم خود دیکھا ہو فی الحقیقت طریقہ تعلیم و سکونت طلبا کا انتظام نہایت عمدہ اور تسکین بخش ہو اور ہندوستانی مسیحی نوجوانوں کے لئے جو ڈاکٹر مشنری ہونیکے شائق اور لوگوں کو روحانی و جسمانی فایدہ پہنچانیکے آرزومند ہیں اسمیں داخل ہوکر کامیابی حاصل کرنیکا عمدہ ذریعہ ہو +

نیشنل کانگریس کے موقع پر ایک معزز اور مشہور شخص کی بیوہ لڑکی کی شادی عمل میں آئی۔ سیٹھ مدھوداس رگھوناتھ داس کے مکان پر (جو بمبئی کے ایک رئیس ہیں اور جنہوں نے خود بھی ایک بیوہ کے ساتھ شادی کی ہو) یہہ شادی ہوئی پنڈت سبرامنیہ آیر نے کہ جو مدراس کے مشہور "ہندو" نامی ایک انگریزی روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہیں اپنی بیوہ لڑکی کا بیاہ اپنی ذات کے ایک نوجوان لڑکے سے کردیا۔ لڑکی کی عمر ۱۲- اور لڑکے کی ۱۹ سال بیان کی گئی ہو۔ لڑکا انٹرنس کا امتحان پاس کرکے اب کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ شادی کی رسم ہندو طریق پر ادا کی گئی۔ بمبئی کے معزز اور شریف لوگ شریک جلسہ شادی ہوئے +

آریہ ورپن- بحوالہ عام- جنوری ناقل ہو کہ آج کل عموماً سبھی جگہہ کچہریوں میں رشوت کا اسقدر زور رہتا ہو کہ اگر سرشتہ دار روپیہ نہیں پاتے تو مقدمہ کو اُلٹ پلٹ کروا دیتے ہیں۔ اہلمد انجان لوگوں سے روپیہ لئے بغیر کچھ بات نہیں کرتے نقل نویس مٹھی گرم کئے بغیر وقت پر نقل نہیں دیتے۔ ڈاکٹر لوگوں کو مار کھانیوالے نے زیادہ دیا تو بھاری چوٹ اور مارنے والے نے زیادہ دیا تو ہلکی چوٹ لکھ دیتے ہیں۔ جیلر لوگ قیدی کے گھر سے کچھ نہیں پاتے تو قیدی کو بڑی تکلیف میں رکھتے ہیں۔ تحصیلدار داخل خارجوں میں جس فریق سے زیادہ پاتے ہیں اُسی کا قبضہ لکھ کر نام چڑھا تے ہیں۔ قانون گوئے پٹواری جس سے پاتے ہیں اُسی کا مقدمہ بناتے ہیں۔ رجسٹری محرر روپیہ لئے بغیر دستاویز نہیں دیتے۔ اگر چپ چاپ دل لگا کر تحقیقات کی جائے تو عموماً تمام کچہریوں میں اُنہیں بسوہ یہی لیکھا ہو۔ اسی لئے سنسکرت جاننے والے کہتے ہیں کہ "کچ" کے معنی ہیں "سر کے بال" اور "ہری" کہتے ہیں "ہرن کرنیوالے کو" تو "کچہری" کے لفظی معنی اُنکے اُسترے سے مونڈنیوالے ہیں۔ ہماری رعایا پرور سرکار کو چاہئے کہ اِس امر کا جلد بندوبست کرکے رعایا کی تکلیف اور اپنی بدنامی کو رفع فرمادے +

یہودیوں کو یروشلم میں آباد کرنیکے لئے مقام شکاگو (امریکا) میں یہودیوں کی ایک جماعت قایم ہو جسمیں ۵۰۰ یہودی شامل ہیں۔ جماعت کا نام "صیہون کے پیار کرنیوالے" ہو۔ اِس جماعت نے قریب ۱۴۰۰ یہودیوں کو ادر ادر اطراف سے پالسٹین میں آباد ہونے کے لئے بھیجدیا ہو۔ اور اُس کا ارادہ ہو کہ اسیطرح اپنی قوم کے لوگوں کو روانہ کرتی جائے تاوقتیکہ یروشلم پھر بنی اسرائیل سے معمور اور آباد ہو جائے +

مقام کانس میں روپیوں پر سود لگانیکی تعداد مقرر ہوئی ہو۔ اور یہہ قانون ٹھہرا ہو کہ اگر کوئی مقررہ تعداد سے زیادہ سود لیگا تو اُسکے اصل روپئے بھی جاتے رہینگے +

الہ آباد - ایسل شہر گھورپور کے قریب سنی رام کی قبر ہے جسکو ہزاروں ہندو و مسلمان پوجتے ہیں۔ جب سنی رام زندہ تھا ایک پاگل آدمی تھا جو کبھی کبھی سڑک پر بالکل برہنہ پھرا کرتا تھا۔ تین مہینے گذرے کہ اُسکا انتقال ہوگیا۔ اور گھورپور کے لوگوں نے عمدہ مزار اُسکا تعمیر کیا ہے۔ جہاں ہر جمعرات قُرب وجوار سے ہزارہا لوگ اُسکی پرستش کے لئے آتے ہیں۔ مخزن ناقل ہے کہ اس بات سے اشارہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بت پرستی نہ صرف ہندوؤں میں بلکہ محمدیوں میں بھی کسقدر آسانی اور جلدی سے پھیل جاتی ہے۔ اس قبر کا مجاور اور خاص محافظ ایک محمدی شخص ہے +

نصیرآباد - موچیوں کے محلہ میں آگ لگ گئی۔ ایک بیوہ عورت جلتی ہوئی آگ میں گھس گئی کیونکہ اُس چھپّر میں اسکے کچھ روپیہ رکھے ہوئے تھے۔ جب آگ بہت بھڑکی تو پولیس والوں نے اُسکو پکڑ کر باہر نکالا اور ہسپتال میں لیگئے۔ تین روز بعد وہ عورت مرگئی۔ افسوس ایسے لوگوں پر جو روپیہ کے پیچھے اپنی جان کو کھو دیتے ہیں +

دربھنگہ میں میونسپل کمیٹی کے برخلاف بے طرح جوش پھیل رہا ہے۔ کمیٹی نے ہندوؤں کا ایک مندر مسمار کرادیا ہے اسپر ہندوؤں میں سخت ناراضی پھیل گئی ہے۔ مندر گراتے وقت کچھ لوگ فساد پر آمادہ ہوئے تھے جو سپاہیوں کی مدد سے روکا گیا۔ اب تجویز ہو رہی کہ صاحب کمشنر بہادر کے روبرو مقدمہ دائر کیا جاوے +

سرحدی خبروں سے معلوم ہوا کہ نواکی کے خان والی جندول کے خلاف جہاد کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ چند روز ہوئے کہ اُنہوں نے اپنے ملک کے تمام علما کو ایک جگہ فراہم کیا تھا اور اُنسے درخواست کی تھی کہ وہ عمراخان والئی جندول کے کافر ہونیکا فتویٰ جاری کریں۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اس قسم کی تجویز سوچی گئی تھی جس میں سرداران سوات بھی شامل تھے۔ عمراخان نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے لیکن اُنکی سزا کے لئے جہاد کی تدبیر چل گئی تو مفید ہوگی +

ملک امیر چند سپرنٹنڈنٹ ضلع ڈیرہ غازیخان جو کچھ عرصہ سے صاحب ڈپٹی کمشنر کے ساتھ مہم زہاب کیجانب تھے نہ معلوم اُنہوں نے کیوں اپنی زندگی سے بیزار ہو کر خودکشی کی اور اپنے خوردسال بچوں اور متعلقین کو مبتلائے غم کیا۔ اقدام خودکشی کے مفصل حالات تاحال معلوم نہیں ہوئے +

جرمن میں جن لوگوں نے گورنمنٹ کے خلاف سازش کی تھی اُنمیں سے ۱۱ پارلیمینٹ کے ممبر تھے ۴۳ رہا ہوئے باقی ۸۴ کو ثبوت جرم پر دو ہفتہ سے لیکے ڈیرھ سال تک کی قید کی سزا دی گئی +

امرتسر کی ہندو سبھا نے یہہ قرار دیا ہے کہ آئیندہ ہندو عورتیں کسی بوڑھے یا جوان کے مرنے پر سال بھر کے لئے ماتم کی صف نہ بچھائے رکھیں بلکہ زیادہ سے زیادہ تیرہ روز تک اس رسم کو روا رکھیں +

بھوپال میں ایک غمناک واقعہ گذرا۔ نواب سلطان دولہ صاحب شوہر ولیعہدہ بیگم صاحبہ بھوپال کے دو شخص مسمیان فاضل بیگ و مولوی علیم الدین میں مذہبی چھیڑ چھاڑ ہوئی۔ مولوی صاحب کو فاضل بیگ نے چند کلمات سخت کہے جنکی وہ برداشت نہ کر سکے اور دونالی بندوق جو اُنکے پاس تھی فاضل بیگ پر سر کی نامبردہ فوراً راہئی عدم ہوا مقدمہ زیر تحقیقات ہے دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے + وزیر ہند

بجنور میں ایک ڈاکہ وقوع میں آیا ہے۔ ایک زمیندار نے جو سفر کو جاتا تھا ریلوے سٹیشن سے اپنے ملازم کو گھر سے روپیہ لانیکے لئے بھیجا پس جب ملازم روپیہ لیکر واپس آرہا تھا تو موضع نیمارپور کے پاس چوروں نے اُسپر لاٹھیوں سے حملہ کیا اور تھیلی لیکر کافور ہوگئے۔ پولیس تجسس میں لگی ہوئی ہے +

مرادآباد میں بھی ایک ڈاکہ پڑا۔ جہاں چند آدمی منڈی کو جاتے ہوئے ۲۶۰ روپیہ کھو بیٹھے ملزموں کا تاحال کچھ پتہ نہیں ملا۔ کہتے ہیں کہ یہہ بعض بدمعاشوں کا کام ہے جو آسانی سے ریاست رامپور میں پناہ لیتے ہیں +

۲۳ - جنوری کو شمال و مغربی صوبہ جات کے ضلع شاہجہانپور میں جو ژالہ باری ہوئی اُسکے صدمہ سے تحصیل میں ۴۲ گاؤں کو نقصان پہنچا۔ بعض میں تمام فصلیں برباد ہوگئی ہیں اور ایک گاؤں میں سپاری کے برابر اولے پڑے اب ہر ایک کھیت کو دیکھا جا رہا ہے تاکہ غریب زمینداروں کی آبادی کا تدارک کیا جاوے +

سُنا گیا کہ آئندہ موسم بہار میں امیر کابل اس لئے ہرات کو جاتے ہیں کہ وہاں کے مقامی افسران کی نسبت ظلم و استحصال بالجبر اور خیانت کی بہت شکایتیں پہنچی ہیں اور منہدم شہر پناہ کی مرمت کے بارہ میں جو احکام صادر ہوئے تھے اُنکی پوری پوری تعمیل نہیں ہوئی +

روسی اور فارسی سازشوں کی افواہیں گرم ہیں اور اس مسئلہ کا فیصلہ کرینگے کہ جو بلند زمین قریب ہے اس سے ہرات ہرزہ ہو سکتی ہے وہاں ایک مضبوط عمارت تعمیر کرکے جنگی توپخانہ رکھا جائے کیونکہ اسپر قبضہ کرنے سے دشمن ہرات کو مسخر کرلینے کے قابل نہیں رہینگے +

کراچی میں ایک لڑکا ایک خوردسال لڑکی کے زیور کے چرانے کے سبب سے زیر حوالات ہے۔ بچے جب اس قسم کی وارداتوں کے مُرتکب ہوں تو سخت ضرورت اس بات کی ہے کہ اُنکو تادیب گاہوں میں رکھا جاوے۔ اور تادیب گاہیں ہر ایک ضلع میں ضرور بنوائی جاویں + وکٹوریہ پیپر

اسوقت سررشتہ تاربرقی ہندوستان کی خالص آمدنی ۳۳ لاکھ روپیہ ہے۔ اس سررشتہ کے طفیل جسقدر آرام و آسایش پبلک کو حاصل ہے اُسکا معاوضہ کروڑوں روپیوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ گورنمنٹ ہند کی آمدنی جن وسایل سے ہے اُنمیں کوئی بھی ایسا وسیلہ نہیں جس سے پبلک کو تکلیف ہو بلکہ آمدنی کا ہر ایک وسیلہ ایسا ہے جس سے پبلک کو آسایش حاصل ہوتی ہے +

مسٹر اے آو ہم ایجنٹ سوسائیٹی انسداد ظلم برحیوانات

نے ایک شخص کو مانک ٹولہ میں گرفتار کیا جب وہ ایک زندہ بکری کی کھال اُتار رہا تھا اور ایک شخص اُسکا مددگار تھا۔ جائنٹ مجسٹریٹ سیالدہ نے دونوں کو ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ یا دو ماہ کی قید کی سزا دی ✢

اندرونی افریقہ سے یہہ عجیب خبر آئی ہو کہ وہاں آموں کی فصلیں ایک سال میں چار دفعہ آتی ہیں اور وہاں کے لوگ بارہ مہینے آم کھاتے ہیں۔ بعض آم خربزہ کے برابر ہوتے ہیں اور بعض فیل مرغ کے انڈے کے برابر ہوتے ہیں ✢

ملک جرمنی میں گھوڑے کا گوشت کثرت سے کھایا جاتا ہو اور اس گوشت کو وہاں کے باشندے نہایت لذیذ سمجھتے ہیں اور بہت شوق سے کھاتے ہیں دن بدن اس گوشت کی خریداری میں ترقی ہوتی جاتی ہو۔ یہہ وہاں ۹۔ آنہ سیر فروخت ہوتا ہی ✢

گذشتہ مہینے میں بمقام پور دل پرگنہ سکندرہ ضلع علیگڈہ لب سڑک دو بدمعاشوں نے ایک لڑکے کو جسکی عمر دس بارہ برس کی ہوگی بطمع زیور مارنا چاہا جان نکلی تھی مگر ایسی مار ماری کہ لڑکا بیہوش ہوگیا مثل مشہور ہو کہ مارنیوالے سے بچانیوالا زبردست ہوتا ہو غریب لڑکے کی جان بچنے والی تھی اتفاقاً دو تین سپاہی پولیس اور اور لوگ وہاں آگئے انکے دیکھتے ہی بدمعاشوں نے وہاں سے راستہ لیا اور بچہ معہ زیور بچ گیا ✢

لاہور ۲۹ جنوری کو دو لڑکے ڈبی بازار میں بگی کے نیچے آگئے اور اُن کو سخت چوٹیں لگیں۔ ایک تو انمیں قریب المرگ ہوگیا کہتے ہیں کہ جسطرف بگی آرہی تھی اُسکے مقابل ایک ہاتھی آرہا تھا گھوڑا ہاتھی کو دیکھکر بھڑکا اور اپنی حالت کو سنبھال نہ سکا جس سے یہہ ہیبت ناک واقعہ وقوع میں آیا بیان کیا جاتا ہو کہ گھوڑے کو بھی سخت زخم آئے گاڑی والا ماخوذ ہی ✢

افسر الاخبار حیدرآباد دکن ناقل ہو کہ اس شہر میں بلبل بازی کا بڑا چرچا ہو۔ نواب عسکر جنگ شیر الملک بہادر کے دولتخانہ پر ہفتہ میں دو بار پالی ہوتی ہو ایک فریق یہہ ہیں اور دوسری طرف نواب آصف یاور الملک بہادر ہیں اکثر اُمرا و عزا تماشا دیکھنے آتے ہیں گذشتہ جمعہ کی پالی میں نواب آصف یاور الملک کے بلبل کو نواب عسکر جنگ بہادر کے بلبل نے لڑائی میں جان سے مار ڈالا جنے سال گذشتہ کی لڑائی میں ۴۰۰۰ روپیہ کی بازی جیتی تھی۔ نواب عسکر جنگ بہادر نے بلبل پالنے والے استاد کو ایک قبا انعام دی جسکی قیمت پانسو روپیہ ہی۔ دوسری لڑائی میں بھی انہیں کی بلبل غالب رہی اور استاد کو ایک قیمتی دوشالہ ملا۔ بلبل پالنے والوں کی تنخواہیں دس روپیہ سے چالیس روپیہ تک ہیں۔ (نور افشاں) افسوس ہو کہ اس علمی روشنی کے زمانہ میں بھی اُمرائے اسلام ایسی واہیات باتوں میں اپنا زر و اوقات بیفائدہ خرچ کرتے ہیں۔ اگر مولوی حسین علی صاحب جو اشاعت اسلام کے لئے یورپ و امریکہ جانے کو کمر باندھ رہے ہیں ہندوستان کے ایسے اشخاص کو اوّلاً تعلیم و تربیت دیکر راہ راست پر لادیں تو ایسا کرنا غیر ملکوں میں جاکر اسلام کی تعلیم دینے سے بدرجہا بہتر ہی ✢

راولپنڈی۔ افواہاً مشہور ہو کہ نئی چھاؤنی میں ایک گورکھا سپاہی کو چوروں نے جبکہ وہ اپنے سنتر کے سامنے ڈیوٹی پر تھا مار ڈالا۔ ایسا بھی سننے میں آیا کہ ایک گورہ سپاہی صبح کیوقت ایک راستہ پر مرا ہوا پایا گیا ✢

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

سفیر انگریزی نے شاہ ایران کو فارسی زبان کی انجیل پیش کش کی ✢

یورپ میں فی الحال گیارہ برقی ریلوے جاری ہیں۔ برلن کی برقی ریلوے پر ہر سال قریباً ایک لاکھ مسافر سوار ہوتے ہیں ✢

روس کے پاس علاقہ یورپ میں تین ہزار تین سو بیس میدانی توپیں موجود ہیں ✢

امیر کابل کی تین رجمنٹوں نے تنخواہ تقسیم کرنیوالے پر حملہ کیا۔ امیر سخت سزا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ✢

کریٹ میں حکم ہوا کہ یونانی زبان عدالتوں میں استعمال نہ کیجائے ✢

یہہ خبر کہ امیر کابل اور روس سے اتحاد ہو صرف اس سبب سے مشہور ہوگئی کہ امیر کے ایک افسر نے روس کے ایک افسر کی جو سرحد کے قریب تھا مدارات کی تھی ✢

روس میں نہلسٹ لوگوں کی گرفتاری ہو رہی ہو شہنشاہ کے بھائی کو جلا وطنی کی سزا دی گئی ✢

کریکاؤ علاقہ روس میں یونیورسٹی کے طلباء میں ایک سخت ہنگامہ ہوا۔ جسکے رفع کرنیکو فوج بھیجی گئی۔ ایک طالب علم بندوق سے زخمی ہوا ✢

روس نے ساہوکاران فرانس انگلستان و جرمنی سے ۴۰ کروڑ روپیہ قرض کیا ✢

قندھار کے گورنر کے مرنے کی خبر جو مشہور ہوئی تھی وہ غلط نکلی بلکہ وہ زندہ ہی ✢

مئی سنہ حال سے سمرقند اور تاشقند کے درمیان ریل جاری ہو جائیگی ✢

مرحوم لارڈ ہنٹر کی یادگار کے لئے ولائت میں چندہ جمع ہو رہا ہی ✢

نواب مرشد آباد کو ویسرائے نے پرنس وکٹر کا بت پرنسپس گھاٹ پر نصب نہ کرنے دیا ✢

شاہ یونان نے سلطان روم کے فرمان کی نسبت جو کریٹ میں جاری ہوا ہو اعتراض کیا ہی ✢

انگلستان میں حال میں ایک شادی ہوئی دولہ پچاس برس کا اور دولہن ۷۰ برس کی ہی ✢

دنیا کی چند دول عظام کا ارادہ ہو کہ برازیل کی تبدیل سلطنت کو تسلیم نہ کریں ✢

لنڈن میں ایک سر زا اخبار نویس کو ازالہ حیثیت عرفی میں ایک سال کی قید کی سزا ہوئی ✢

شہنشاہ چین ملک امریکہ کی سیر کو جانیوالے ہیں ✢

کرنیل روڈس لارڈ ہیرس کے ساتھ ہند کو تشریف لانیکے لئے کیپ سے روانہ ہوئے +

یورپ کے مشہور مدبر لارڈ ہارٹنگٹن بھی سیر ہندوستان کا عنقریب ارادہ رکھتے ہیں +

امریکہ کے پریزیڈنٹ ہیریسن نے حکومت جمہوری برازیل کو تسلیم کرلیا ہی +

مسٹر ہنری گلیڈسٹون کی شادی مِس موڈ اسٹورٹ رینڈل کے ساتھ ہفتہ گذشتہ میں ہوگئی +

نیوی کے چیف سکرٹری مسٹر ٹریسی کا مکان واشنگٹن میں جل گیا اور انکی بی بی اور بیٹی آگ کے شعلوں سے ہلاک ہوئیں +

شہنشاہ جرمنی تمام روئے زمین کی سیر کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں +

روس میں ایک نہلسٹ عورت نے خفیہ پولیس ماسکو کے افسر کو قتل کرڈالا- اور سزا کے خوف سے خودکشی کی +

صوبہ بہار سے اوّل ہندو صاحب جو حصول تعلیم کے لئے ولائت کو گئے ہیں وہ شاہ آباد کے بخشی رامیاد سنگھ صاحب کے فرزند سچدانند سنگھ ہیں +

مدراس پریزیڈنسی کے کئی ضلعوں میں اچھی فصل نہ ہونیکے باعث قحط کا احتمال ہی +

سندھ ساگر ریلوے کی توسیع کے لئے گورنمنٹ نے ۲۵ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ کی اُسکی منظوری فرمائی +

کلکتہ کے نامور اور معزز انگریزی اخبار سٹیٹسمین کے محترم ایڈیٹر مسٹر نائٹ صاحب بہادر اِس جہان فانی سے رحلت کر کے عالم جاودانی ہوئے +

مہاراجہ ورنگم کا ارادہ ہی کہ جو لوگ اپنی لڑکیوں کو بڈھوں کے ساتھ شادی میں فروخت کرتے ہیں اُنکو قانوناً روکدیا جائے +

مسٹر کارسٹفن ڈسٹرکٹ جج امرتسر مستعفی ہوکر چیف کورٹ لاہور میں وکالت کا کام کرینگے +

کانشی رام قیدی جیلخانہ انبالہ نے داروغہ جیل کو ایک اینٹ ماری تھی جسکی عوض میں اُسکو اَور دو برس کی قید ہوئی +

ضلع جونپور میں ایک شخص رات کو بھلا چنگا سویا صبح کیوقت مُردہ پایا گیا +

لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا کلکتہ کیطرح یہاں بھی نواب لفٹنٹ گورنر میر مجلس تھے +

شہر پٹیالہ کی روشنی کے لئے مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ۷ ہزار روپیہ سالانہ منظور فرمایا +

نواب صاحب جوناگڈھ نے جو اُنھی شاہ ایران کو نذر کیا ہی بمبئی میں بڑی مشکل سے جہاز پر سوار ہوا +

مہاراجہ کالج جیپور خوب رونق پر ہے- یہاں تعلیم میں بہت ترقی ہو رہی ہی +

دہلی کی سڑک کرنال پر ۲۵ مسلح ڈاکوؤں نے ڈاک کو لوٹ لیا- پتہ ندارد +

مہم زوب کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام علاقہ ملحق حکومت انگریزی کیا گیا

ریاست ٹونک میں زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی ہی +

ریاست جیپور نے ۱۲۰۰ فوج رسالہ سرحدی حفاظت کے لئے دیا ہی +

داروغہ جیل ملتان کی ناک کسی قیدی نامعلوم نے کاٹ ڈالی +

بھیرہ میں ہندو مسلمانوں میں نفاق پڑگیا قصابوں سے کوئی ہندو گوشت نہیں لیتا- انکی تجویز ہی کہ ایک جھٹکے کی دوکان کھولی جاوے +

لاہور میں مسماۃ داروطایف کی ناک ایک شخص نے کاٹ لی مجرم ایک ہزار کی ضمانت پر رہا ہی +

بوندی کے نوجوان مہاراجہ صاحب ۹ جنوری کو بڑی دھوم دھام سے گدی نشین کئے گئے +

پشاور کا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اِس علت میں ماخوذ ہی کہ اُسنے اپنے والد کو استعمال سکینڈ کلاس ریٹرن ٹکٹ دیگر ریل میں سفر کرنے دیا +

ترپتور واقعہ مدراس میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت ہنگامہ ہوا- ہندو کی سواری نکلی تھی مسلمانوں نے روکا ایک مسلمان مارا گیا ۱۲ ہندو گرفتار کئے گئے +

آسٹریلین ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی پریزیڈنٹ ایک لیڈی اِس غرض سے ہندوستان کو آتی ہیں کہ یہاں شراب خواری کی انسداد میں کوشش کریں +

بمبئی کے سٹر ڈنشا پٹیٹ نے گورنمنٹ کو ایک لاکھ روپیہ کوڑھیوں کے مکان کی تعمیر کے لئے دیا ہی +

جوناگڈھ کے نواب نے کوڑھی خانہ کا تھیا واڑ کے تعمیر کرنیکا بتقریب یادگار پرنس وکٹر مصمم ارادہ کیا ہی +

موضع رام منگلا کے عیسائیوں کو وہاں کے باشندوں نے کنوؤں سے پانی بھرنے کو منع کیا تھا مگر کلکٹر صاحب نے انکو اجازت دیدی +

دہلی میں مشن کالج کے لئے زمین مفت دیگئی کام شروع ہوگیا +

یہہ خبر بہت اطمینان بخش ہی کہ مریدکی کیمپ میں پنجاب کی فوجوں نے بڑی کامیابی دکھلائی +

سکرٹری آف سٹیٹ نے مسٹر ارتھر کرافورڈ گذشتہ کمشنر کی بی بی اور لڑکے کو ۲۰ سو پونڈ اور ۷۰ پونڈ کے سالانہ وظیفے مقرر کئے +

تجویز ہی کہ ظلم حیوانات کا قانون تمام ہندوستان کیواسطے ایک طریقے کا پاس کیا جاوے +

انگلستان میں کچھ لوگوں کی یہہ رائے ہی کہ لنڈن شہر میں ربڑ کی سڑکیں بنانا بہت بہتر ہوگا- غرض یہہ ہی کہ گاڑیوں کے چلنے سے گھڑ گھڑاہٹ کی آواز نہ ہوے +

دہلی کی سڑک کرنال پر ڈاک لٹ گئی- تمام ڈاکو گرفتار ہوگئے +

سرکاری خبریں

فرزل صاحب بہادر جج چیف کورٹ کی رخصت زلو پر جانیکے بعد بجاے اُنکے اے ڈبلیو سٹوگڈن صاحب بہادر ڈویزنل جج دہلی چیف کورٹ میں کام کرینگے +

میبن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر جالندھر سے کوہاٹ کو تبدیل ہوئے +

تار کی خبریں

لنڈن ۴ فروری صوفیہ میں فرڈینینڈ اور اُسکے وزیر کے قتل کی سازش دریافت کی گئی ہے پانچ افسر اور کئی دوسرے شخص گرفتار کئے گئے ہیں +

لنڈن ۵ فروری صوفیہ پرنس فرڈینینڈ اور اُن کے وزیر کے خلاف جو سازش ہوئی تھی وہ روسی ایجنٹوں کی کارستانی ثابت ہوئی جسمیں کئی افسر اور سویلین شامل ہیں +

لنڈن ۴ فروری ایک جرمن اخبار کا ایڈیٹر مسٹر کوشکی امپرس فریڈرک کی نسبت ہتک آمیز تحریر شایع کرنیکی علت میں ایک ماہ قید ہوگیا ہے +

سینٹ پیٹرز برگ ۴ فروری گورنمنٹ روس نے مشرقی سائیبیریا میں دو جدید رجمنٹیں مرتب کرنیکا حکم دیا ہے +

لنڈن ۴ فروری لارڈ ہارٹنگٹن جو آج مصر کو روانہ ہوتے ہیں ایسٹر کے ایام تک وہیں رہینگے +

لنڈن ۵ فروری جہاز سومسو مدلا پلٹیا پر لوٹا جا اس ایرس سے اینٹ ورپ کو جاتے ہوئے ۴۳ ہزار روپیہ کے کاغذات اور جنس چوری ہوگئی +

کوئیٹہ ۴ فروری سر رابرٹ سنڈیمن کے سی آئی ای آئی ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان آج بعد دوپہر سپیشل ٹرین میں یہاں رونق افروز ہوئے صاحب موصوف مہم درہ زہوب کو کامیابی کے ساتھ ختم کرآئے ہیں +

پونا ۴ فروری ایک جنوبی مرہٹہ ملک کا جام کھنڈی سردار ۱۲ فروری کو پونا میں ڈیوک آف کیناٹ کو بادلنگا جہاں ڈیوک و ڈچس آف کیناٹ کو بمبئی سے روانہ ہونیکے پہلے پونا کی سوسائیٹی الوداع کہنے کے لئے طلب کیگئی ہے +

کلکتہ ۴ فروری آنریبل مسٹر جروس لفٹنٹ رائیفل کور زلارڈ ہیرس کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے +

کلکتہ ۵ فروری درالضرب کے شمال کیطرف پیوستہ بازار میں آگ لگی جس سے ۲۰۰ دوکانیں جلکر خاک سیاہ ہوگئیں۔ تین مکان بھی جل گئے۔ غرضکہ ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کی جایداد تباہ ہوئی +

فیروزپور ۴ فروری ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ آج ۱۱-۱۷ پر لاہور سے یہاں رونق افروز ہوئے جب ٹرین سٹیشن پر پہنچی تو قلعہ سے شاہی سلامی سر ہوئی۔ پلیٹ فارم پر فیروزپور کے والنٹیروں اور ملکہ ایمپرس کے سکھ کا اعزازی پہرہ کھڑا تھا۔ اور جب ٹرین سے اُترے تو باجہ نوازوں نے قومی گیت گایا۔ جسکے بعد تمام یورپین اور دیسی افسر حضور معظم الیہ کے روبرو پیش کئے گئے۔ کرنل پیچ۔ کرنل لقس اور کرنل سینڈ بلنڈ نے اور تمام سول و ملٹری افسروں نے استقبال کیا تمام سٹیشن جھنڈیوں سے آراستہ و پیراستہ تھا اور لالہ تلسی رام پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی نے نہایت کوشش سے چار محرابیں تیار کرائی ہوئی تھیں صاحب ڈسٹرکٹ جج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سول سرجن آنریری مجسٹریٹ اور میونسپل کمیٹی کے تمام ممبر پلیٹ فارم پر ایک قطار میں کھڑے ہوئے تھے ڈیوک ممدوح گو تھکے ہوئے دکھائی دیتے تھے مگر ہر ایک صاحب کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے اور فیروزپور کے تمام لوگ حضور ملکہ معظمہ کے تیسرے لخت جگر کو دیکھنے کے لئے برابر صف بستہ کھڑے تھے مگر چونکہ ڈیوک کے لباس میں کوئی خاص علامت نمودار نہ تھی اسلئے ٹھیک طور پر تمیز نہ کر سکے +

ہزرائل ہائینس کرنل سینڈبلنڈ کے ہاں فروکش ہوئے اور توپخانہ وغیرہ کو دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے +

لنڈن۔ ۵ فروری کل رات ایلڈرشاٹ میں لارڈ ولزلے نے بیان کیا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ برٹش فوج تمام دیگر ممالک کی فوج سے بہتر ہے +

لنڈن ۶ فروری لارڈ نیپیر کے میموریل فنڈ کی تعداد دو ہزار تک پہنچ گئی ہے +

لنڈن ۶ فروری کہتے ہیں کہ آج صبح لارڈ سالسبری نے فیصلہ کیا کہ مکالولوا ور شائر ملک پر قبضہ کر لیا جائے +

بنارس ۶ فروری کل رات میونسپل بورڈ کے ایک خاص جلسہ میں بجٹ منظور ہوا۔ سال رواں میں آبرسانی کے مصارف کیواسطے ۴ لاکھ روپیہ گورنمنٹ سے قرضہ لیا جاویگا +

بریلی ۵ فروری ہزاکسی لنسی ایل ڈیورنڈ سی بی رزیڈنٹ نیپال بمعیت اپنے دفتر کے پیلی بھیت میں اُن انتظاموں کو بذات خود دیکھنے آئے ہیں جو ہزرائل ہائینس کی ترائی نیپال میں شکار کھیلنے کے لئے کئے گئے ہیں اور مسٹر میکفرسن کلکٹر کے ہاں فروکش ہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب

کئی ایک صاحبان نے میری طرف خط بابت رسالہ رومن بدعتوں کے بھیجے ہیں سو اُنکو بذریعہ نورافشاں اطلاع دیتا ہوں کہ رسالہ مذکور پادری امام الدین شہباز صاحب سیالکوٹ امریکن مشن سے مل سکتے ہیں قیمت معہ محصول ایک آنہ ۶ پائی ہے +

راقم جی ایل ٹھاکرداس

مجرا

مجُرائی جب صلیب پہ عیسیٰ فدا ہوا
اُمّت کا قرض بارگراں سب ادا ہوا

ابنِ خدا کلام مجسّم جہاں کا نور
انسان بنکے خلق میں جلوہ نما ہوا

مال و منال جاہ و حشم ہو وے سب بہم
اک تو نہ ہو جہاں ہو اگر تو کیا ہوا

ہو زور اور نہ زر ہو نہ علم و ہنر نہ نام
ان سب کی قید و بند سے بندہ رہا ہوا

گو کچھ نہیں ہوں تو بھی مسیحی ہوں بالیقین
کافی ہو گر یہہ نام حقیقی عطا ہوا

طالب ہوں صرف تیرا ہی دنیا میں اے مسیح
گر تو ملا حصول دلی مدعا ملا ۔

کیا شانِ مغفرت ہو کہ مصلوب چور بھی
دم بند ہوتے ہی در فردوس وا ہوا

کیوں خوف بازپرس سے ترساں ہو اے سفیر
کفّارۂ گناہ جب ابنِ خدا ہوا

ماللحم انگوری

مفرح مولد خون ۔ دافع ضعف قوا ۔ مقوی معدہ و دل و دماغ ۔ طحال ۔ کمزوری ۔ لاغری ۔ بدہضمی ۔ وجع مفاصل ۔ درد کمر ۔ درد سر ۔ سرفہ کہنہ ۔ نسیان ۔ فساد خون کو دور کرتا ہے رنگ سُرخ بناتا ہے ۔ قیمت فی بوتل دو روپیہ تین بوتل سے کم نہیں ملتا ۔ آدھی درجن ۱۰ عہ ایک درجن ۱۸ عہ مفصل فہرست ادویہ کثیر الوقوع و امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش مفت محصول ڈاک آنہ بھیجنے سے مل سکتی ہے ✝

المشتہر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

نمبر ۱۷ ۔ تفصیل مقدمات جو حسب دفعہ ۱۵۶ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء چالان عدالت ہوئے ✝

نام ملزم	موقعہ	دفعہ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء
فتح وائیں	اقبال گنج	۱۱۳ و ۱۲۷ و ۱۲۸ ۔
صدو وائیں	ایضاً	ایضاً
رمضان وائیں	"	"
ودلو کھتری	نیا محلہ	۸۸
ہیرا برہمن	محلہ جہاں	ایضاً
ابراہیم	محلہ رائیاں	۱۲۹
ابرا	ایضاً	ایضاً
عمرا	"	"
غونثا	"	"
جمال	"	"
محکم	"	"
فرید بخش	"	"
فوجا	"	"
مادہ	"	"
ہیرو	"	"
کاہیا	"	"
گلاب	"	"
رولیا چھیدو	"	"
مولا حجام	"	"
نتھو	"	"
نظام	"	"
ابرا	"	"
نتھو رنگریز	"	"

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں ۔ نمبر ۱۹ رپورٹ تحصیلدار صاحب جونگی نسبت نیلام ٹھیکہ زمین متصل گرجا گھر و کوتوالی بنام جانی بائیں بہ تعداد ماہوار ۵ عہ تجویز ہوئی کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی رہے ۔ نمبر ۱۹ رپورٹ سب کمیٹی صفائی واسطے عطاء ۱۱ ہمراہ العبہ بابت صفائی چاہات ۲۸۳ بحساب فی چاہ ۔ ۱۴ ۔ ار تجویز ہوئی کہ ہر ایک ممبر صاحب کی دستخط ثبت ہونے چاہئیں کہ انکے حلقہ کے چاہات صاف ہو گئے یا نہیں ہو جب روپیہ دیا جاویگا ✝

لودیانہ

۸ فروری جوڑے بازار کے چونک میں آوارہ گرد سانڈوں کی باہم لڑائی سے کئی ایک خوانچہ فروشوں کے خوانچے بکھر گئے اور دو ایک آدمیوں کو خفیف چوٹ لگی ۔ چند سال گذرے ہم نے راجپوتانہ کے شہر مشہور جیپور کے بازار میں دیکھا تھا کہ سیکڑوں آوارہ گرد موٹے تازے سانڈ بے محابا پھرتے اور جسوقت وے آپس میں لڑتے ہزارہا تماشائیوں کا ہجوم انکے دیکھنے کو دوکانوں کے چبوتروں پر کھڑا ہو جاتا مغلوب سانڈ جب غالب کے سامنے سے بیساختہ بھاگتا تو اکثر آدمی انکی بھینٹ میں آکے مجروح ہو جاتے اور بعض دفعہ مر بھی جایا کرتے ۔ ہم خیال کرتے تھے کہ یہہ بد انتظامی شاید صرف رجواڑوں ہی کے حصہ میں آئی ہو مگر افسوس ہو کہ برٹش انڈیا کے شہروں میں بھی اس قسم کے سانڈ جنکے باعث سے جان و مال اکثر معرض خطر میں رہتے ہیں بازاروں میں بلا مزاحمت پھرتے ہیں ہم نے مانا کہ یہہ ہندؤں کے متبرک اور نذر چڑہائے